اسی طرح اسی مذکورہ باب میں رویت ہلال پر تفصیلی فتویٰ موجود ہے جس میں قرآن وحدیث، فقہا کی آراء اور علم فلکیات کی روشنی میں چاند کی عمر اور تولید وطلوع پر بعض ممالک کے کیلنڈر کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے اور خاص طور پر یورپی ممالک میں مقیم مسلمانوں کی مشکل کو آسان کر دیا گیا ہے، علاوہ ازیں اسی حصہ میں ایک سوال کے جواب میں بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کی تحقیق بھی منفردانہ ہے ایک ہفت روزہ کے مفتی شریف نے ۷۸۶ کے عدد کو ہندوؤں کے بھگوان ہری کرشنا کے نام کے حروف کا مجموعہ قرار دیا تھا جس پر مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے تفصیلی بحث کر کے اسے غلط ثابت کیا ہے اور اسلاف علماء وفقہاء کی تائیدات سے اپنے جواب کو مزین فرمایا ہے چھ صفحات پر محیط یہ بحث لائق مطالعہ ہے۔ بہر حال تفہیم المسائل کے دونوں حصے عام کتب فتاویٰ سے منفرد ہیں اور تقریباً ہر مکتب فکر کے لیے قابل قبول ہیں نیز جدید علوم سے وابستہ حضرات کے لیے بھی اسلامی نقطہ نظر سے وافر رہنمائی کا مواد موجود ہے۔

نام کتاب: آپ ﷺ فرما دیجیے
مصنف: ڈاکٹر اطہر محمد اشرف
صفحات: ۳۴۰، سن اشاعت: ندارد
ناشر: سندس انٹرپرائزز کراچی
تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو لسان محمدی سے ادا ہو کر ہم تک پہنچا ہے قرآن قوانین واحکام کا مجموعہ اور مکمل دستور حیات ہے حسن اخلاق، حسن معاشرت، عبادات و معاملات کی تعلیمات کا حسین مرقع ہے، وکل فی کتاب مبین کا دعویدار ہے زندگی کے اسرار ورموز اور زندگی گزارنے کے اصول بتانے والی کتاب مجید ہے، اسی لیے مسلمان اسے حرز جاں بنائے ہوئے ہیں اور ایک ایک لفظ کے حقائق تک رسائی کی کوششیں کر رہے ہیں یعنی مختلف زاویوں سے قرآن مجید پر تفسیری وتحقیقی کام ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے مگر ہر محقق آخر کار یہی کہتا ہے کہ یہ حرف آغاز ہے۔ مذکورہ کتاب (آپ ﷺ فرما دیجیے) بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو ڈاکٹر اطہر محمد اشرف نے مرتب فرمائی ہے۔ اگرچہ اس زاویہ سے پہلے بھی کچھ کام ہوا ہے جیسے یسئلونک (وہ آپ سے سوال کرتے ہیں) مگر ڈاکٹر اطہر محمد اشرف کا کام خوب تر ہے یعنی حرف قل جو کہ حرف خطاب ہے قرآن میں کتنی بار استعمال ہوا ہے اسکے مخاطب صرف رسول اکرم ﷺ ہیں یا کوئی اور بھی ہیں؟ نیز حرف قل کا ماقبل وما بعد کیا ہے یہ سب کچھ جاننے کے لیے کتاب آپ ﷺ فرما دیجیے کا مطالعہ ضروری ہے۔

ڈاکٹر اطہر محمد اشرف جو قبل ازیں "قرآن کا مختصر اشاریہ" پر کام کر چکے ہیں نے انتہائی عرق ریزی سے اس عنوان پر کام کیا ہے اور ہر قل کو اس کے موضوع کے مطابق عنوان دے کر ترتیب دیا ہے اس طرح ۳۳ عنوانات قائم کر کے پھر ہر باب میں اسکی فروعات کو سیاق وسباق کے ساتھ درج کیا ہے جو کہ اس قل کے تابع ہیں قرآن مجید میں مجموعی طور پر ۳۰۶ آیتوں میں ۳۳۲ مرتبہ حرف قل آیا ہے، کچھ آیتوں میں دو یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی قل آیا ہے جیسے سورۂ رعد کی آیت ۱۶ میں قل پانچ مرتبہ آیا ہے۔ سورۂ انعام کی آیت ۱۹ میں چار مرتبہ آیا ہے جبکہ ۱۹ مختلف آیتوں میں حرف قل دو دو مرتبہ آیا ہے۔

البتہ ایسی آیتوں کو اس میں شامل نہیں کیا گیا جن میں قل کے مخاطب حضور اکرم ﷺ نہیں ہیں یا وہ کسی اور حوالے سے ہے جیسے سورۂ مومنون کی آیت ۲۸ اور ۲۹ کے مخاطب حضرت نوح علیہ السلام ہیں، سورۂ نازعات کی آیت ۱۸ میں قل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے کے لیے ہے یا وہ دو آیتیں کہ جن میں قل والدین کے لیے دعا کرنے کے لئے ہے جبکہ ایک آیت میں قل صرف سائل کو جواب دینے کے لئے ہے۔ اس طرح یہ چھ آیتیں اس ۳۰۶ کے مجموعہ میں شامل نہیں ہیں۔ یعنی صرف ۳۰۰ آیتوں میں قل کے مخاطب حضور اکرم ﷺ ہیں کہ اے رسول ﷺ آپ فرما دیجیے۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں حضور اکرم ﷺ کو خوشخبری سنانے یا ڈر سنانے کا کہا گیا ہے وہ آیات بھی اس میں شامل ہیں بقول مصنف کیونکہ یہ بھی کہہ دینے کی ہی دوسری شکل ہے۔ اسی طرح مضمون کی توضیح کے لئے موضوع سے متعلق دوسری آیات بھی اس میں شامل کر کے قاری کی تشفی کا سامان کیا گیا ہے۔ بہر حال خدمت قرآن کے حوالے سے اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے جو کہ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ سفید کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور پیش لفظ کے بعد ڈاکٹر محمد شکیل اوج، شیخ الحدیث شیر احمد انور آبادی، ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی اور سید یوسف فضل کی تقاریظ سے کتاب کو مزین کیا گیا ہے امید ہے قارئین اس کتاب کو ضرور پسند کریں گے۔

مرد حضرات کی یہ انتہائی خود غرضی ہے کہ وہ جس چیز کو اپنے لیے جوہر سمجھتے ہیں اسی کو عورت کے لئے سم قاتل سمجھتے ہیں جبکہ زہر زہر ہے۔ زہر کا صحیح استعمال بھی مردہ دل کو بھی زندہ کر دیتا ہے اور اس کا غلط استعمال زندہ کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے، اس حقیقت کے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نوع انسانی کے وجود وبقاء کے لئے مرد وعورت لازم وملزوم ہیں۔ اور فطرت کے محتاج و مستفیض ہونے میں برابر کے شریک ہیں، پھر ان دو چیزوں میں سے ایک کو اشرف وافضل سمجھنا اور دوسرے کو ادنیٰ وارذل قرار دینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

نام کتاب: قرآن کی نظر میں۔ عورت

مصنف: حما آغا

صفحات: ۲۰۷، سن اشاعت: جون ۲۰۰۶ء

قیمت: ندارد، ناشر: فیضی پرنٹ، دوکان نمبر ۱۸
رانی آرکیڈ بہادرآباد۔ کراچی

تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

آج ہم عورت کو مردوں کی ذہنیت سے بھانڈوں کی من گھڑت قصہ کہانیوں سے، جھوٹی روایات سے اور خبطی شعراء سے سمجھا چاہ رہے ہیں۔ مرد کہتا ہے عورت مکمل فتنہ ہے وہ نجس و ناپاک ہے اس سے مشورہ لینا حماقت ہے اس نے آدم کو جنت سے نکلوایا، عورت کی فکر صفر ہے، وہ جذبات کے تابع ہے، مکار و فریبی ہے، وہ ٹیڑھی ہے۔

حما آغا نے اس قسم کے اور اعتراض بھی تحریر کیے ہیں جو مردوں کی جانب سے عورتوں پر لگائے گئے ہیں اور پھر انکے تسلی بخش جواب بھی دیئے ہیں ساتھ ہی ان سخت الزامات کے جواب میں لہجہ انتہائی استدلالی اور شیریں رکھا ہے طرہ یہ ہے کہ ہر جواب قرآن سے کوئی دلیل پیش کر کے دیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوفہ کو اپنے موضوع پر مکمل عبور ہے، موصوف نے اپنی کتاب کو پندرہ ابواب میں تقسیم کیا اور ہر عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی ہے ایسا لگتا ہے کہ خواتین کے ذکر والی تمام آیتوں کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے، صفحہ ۱۲ سے ۵۰ تک ان احکامات کا ذکر ہے جن میں مرد و عورت برابر ہیں جیسے تخلیق کے لحاظ سے اعمال کے لحاظ سے، تحصیل علم کے لحاظ سے، دعا مانگنے کے لحاظ سے، فہم و عقل حاصل کرنے کے لحاظ سے؟ حصول تقوٰی کے لحاظ سے، باہمی سکون و راحت رسانی کے لحاظ سے، حرام و حلال کے استعمال کے لحاظ سے، نکاح کے معیار کے لحاظ سے وغیرہ وغیرہ۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بیشمار احکامات میں مرد و عورت مساوی ہیں مگر جن میں تفریق کی جاتی رہی ہے انکے بھی جوابات دیئے گئے ہیں جیسے مالی شہادت سے ہٹ کر قانون شہادت اور حدود و تعزیرات کے معاملات قرآن میں عورتوں کو مارنے کا حکم، اس قسم کے دیگر موضوعات پر بھی رائے زنی کی گئی ہے۔ بہر حال کتاب قابل مطالعہ ہے خوبصورت ٹائٹل، دیدہ زیب جلد کے ساتھ کاغذ بھی عمدہ استعمال کیا گیا ہے اس عنوان پر استفادہ کے لئے اچھی کتاب ہے۔

....

التفسیر اہل علم کی نظر میں

ڈاکٹر شکیل احمد (ایم بی بی ایس)

محترمی و مکرمی ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔۔۔۔۔۔وبعد

آپ سے میرا ان چند دقائق کا تعلق ہے جو آپ کے حسن آواز نے میری سماعت کو بخشے۔

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

گرمیوں کی چھٹیوں میں حسب معمول کراچی جانا ہوا اور عربی زبان کی کتب کی طمع جامعہ کراچی کے کتاب خانہ تک لے گئی۔ وہاں آپ کے علمی، فکری، و تحقیقی (اسلامی؟) مجلہ ''التفسیر'' پر نظر پڑی۔ پڑھا تو دل عش عش کر اٹھا کیا خوب شوق فکر و نظر ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ کیا عجب اللہ ''اولئک ھم المفلحون'' کا صیغہ آپ جیسے لوگوں کے لئے استعمال کرتا ہو۔

فی الوقت میرے پاس اپریل تا جون ۲۰۰۶ء اور اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۶ء کی سہ ماہی کے مجلات ہیں کیونکہ یہی دونوں وہاں دستیاب تھے۔ میں اپنی بعض کوتاہیوں کی وجہ سے آپ سے شرف ملاقات (جس کا وعدہ تھا) بروز اتوار نہ حاصل کر سکا جس کا قلق ہے۔ بہر کیف یہ بے چینی قدرے کم تر ہوئی جب میں نے ''ہم'' پر آپ کی نشستوں سے دوران رمضان استفادہ کیا۔ یہاں یہ بات لکھے بغیر نوک قلم آگے نہیں بڑھ سکتی کہ آپ کی سوچ اور فہم دین نے اہل علم کے ساتھ ساتھ عوام الناس خصوصاً نوجوانوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ سعودی عرب میں میرے عربی کے استاد جن سے میں نے صابونی کی تفسیر اور حدیث کا شرف تلمذ حاصل کیا، جناب اقبال تمیمی صاحب اور ہمارے عزیز محترم ڈاکٹر شعیب نگرامی صاحب جو جامعہ ازہر سے فارغ التحصیل ہیں۔ ان دونوں حضرات کی آراء بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضرات الذین ہیں اول الذکر علامہ سید سلیمان الندوی کے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں پیشہ کے لحاظ سے انجینیئر ہیں اور انگریزی میں اٹھارہ جلدوں پر مشتمل تفسیر شائع کی ہے فی الحال وہ بنگلور میں ہیں لیکن ضرورت معاش کے لئے دمام میں، آخر الذکر ڈاکٹر شعیب نگرامی آجکل ریڈیو جدہ سے منسلک ہیں اور سعودی حکومت کی قرآن کمیٹی کے ممبر ہیں ان کا تعلق لکھنؤ سے ہے لیکن آجکل اپنے بیٹے کے ساتھ رابغ (جدۃ اور مدینۃ المنورہ کے درمیان طریق ہجرۃ پر ایک شہر) میں مقیم ہیں۔۔۔۔۔۔ میں اپنا تعارف کیا کراؤں نہ ہوائے بہار ہوں